REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

211 ربوہ

خطبہ نمبر ۱۰

۱۷ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۵/۱۰ | یکم امان ۱۳۳۵ھ یکم مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

"لاہور ۲۹ فروری۔ حضور کل ۲۸ فروری کو ۵½ بجے شام بخیریت لاہور پہنچ گئے۔ حضور مع اہل خانہ سیدھے لیڈی ولنگڈن ہسپتال سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور رتن باغ تشریف لائے۔ اور چند منٹ آرام فرمانے کے بعد کرنل ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کی کوٹھی واقعہ گلبرگ تشریف لے گئے۔ وہاں کرنل صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک حضور کا مکمل معائنہ کر کے طبی مشورہ دیا۔ صحت کے متعلق انہوں نے اطمینان کا اظہار فرمایا۔

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ کیونکہ ڈاکٹروں اور حکماء کے علاج سے کئی گنا بڑھ کر حضور کی صحت دعاؤں کے ذریعہ بہتر ہو رہی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل دو بجے بعد دوپہر بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ حضور کے ہمراہ سیدہ ام متین صاحبہ، سیدہ مہر آپا صاحبہ اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی گئے ہیں۔ اس عرصہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو مقرر فرمایا ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب پراچہ کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۲۸ فروری۔ امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب پراچہ پروفیسر ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی مورخہ ۲۷ فروری بروز پیر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب ونیوو سے ڈرائی کلینرز (کراچی) کی معیت میں لاہور سے بذریعہ کار ربوہ تشریف لائے۔

آپ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے انچارج دفتر تفسیر القرآن (انگریزی) کے طبی معائنہ کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور پہنچے تھے۔ ربوہ میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا معائنہ کر کے آپ کو طبی مشورہ دیا۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب کو لاہور میں دل کی تکلیف کا عارضہ لاحق ہے۔ احباب ملک صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس دستور ساز نے مسودہ آئین کی دوسری خواندگی مکمل کر لی

خیال ہے تیسری اور آخری خواندگی کی تکمیل کے بعد آئینی بل آج رات منظور کر لیا جائیگا

کراچی ۲۹ فروری۔ کل رات مجلس دستور ساز نے ۱۶ دن کی تفصیلی بحث کے بعد مسودہ آئین کی دوسری خواندگی مکمل کر لی۔ خیال ہے آج رات مجلس آخری خواندگی مکمل کر کے آئینی بل منظور کر لے گی۔ کل آٹھ گھنٹے کے اجلاس میں آئین کا دیباچہ منظور کیا گیا۔ اس کے علاوہ پہلے سے منظور شدہ دفعات میں بہت سی ترمیمیں منظور کی گئیں۔ زیادہ وقت ترمیموں پر بحث میں لگا۔ دیباچہ مملکت کے اعلیٰ مقاصد پر مشتمل ہے۔ کل جو ترمیمیں منظور کی گئیں۔ ان میں سے اکثر و بیشتر کا مقصد زبان کو بہتر اور ہموار بنانا تھا۔ کل رات اسمبلی نے چودہ سرے اہم فیصلے کئے۔ ان میں یہ فیصلہ بھی شامل تھا۔ کہ عارضی صدر کو صدر اور عارضی نیشنل اسمبلی کو نیشنل اسمبلی ہی کہا جائے گا۔ البتہ ان کے تقرر کی مدت میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ رات اسمبلی نے ایک بل منظور کیا۔ جس کے ذریعہ ایسے تمام قوانین کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ جو سابق پنجاب اسمبلی نے نہروں سے متعلق سابق پنجاب کے لئے منظور کئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عارضی صدر کا انتخاب ۵ مارچ کو ہوگا۔ اس کے بعد دستوریہ کا اجلاس ملتوی ہو جائے گا۔ دستوریہ کے آئندہ اجلاس میں قومی بجٹ پر غور کیا جائے گا۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۹ فروری۔ لاہور سے آج صبح ساڑھے آٹھ بجے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل شام کو بخیریت سے لاہور پہنچ گئے تھے۔ حضور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے پاس قریباً پون گھنٹہ ہسپتال میں تشریف فرما رہے۔ صاحبزادی صاحبہ کو اب خون آنا تو بند ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ جس کی وجہ سے چہرہ پر نیلاہٹ آ گئی ہے۔ اور ٹھنڈے پسینے آتے رہتے ہیں۔ کل انہیں مزید خارجی خون نہیں دیا گیا۔ کیونکہ خون دینے سے گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

امریکہ سے واضح جواب کا مطالبہ

واشنگٹن ۲۹ فروری۔ اسرائیل نے امریکہ سے کہا ہے کہ اس نے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کا اسلحہ فراہم کرنے کی جو درخواست کی ہوئی ہے۔ امریکہ اس کا واضح جواب دے۔ اسرائیلی سفیر مقیم واشنگٹن نے کل امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر جارج ایلن سے ملاقات کے دوران یہ مطالبہ کیا۔

لاہور میں ۶۰ نئے پرائمری سکول کھولنے کا فیصلہ

لاہور ۲۹ فروری۔ لاہور میں ۶۰ نئے پرائمری سکول اور ایک تپ دق کا انسٹی ٹیوٹ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے لئے لاہور میونسپل کارپوریشن کے نئے بجٹ میں معقول گنجائش رکھی گئی ہے۔ علاوہ ازیں متعدی امراض کا ایک علیحدہ ہسپتال بھی کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نئے سال کے بجٹ میں آمد کا اندازہ ایک کروڑ ۴۲ لاکھ روپے کیا گیا ہے۔ سالانہ بجٹ کی رپورٹ کارپوریشن کی جنرل ۲ کونسل میں پیش کیا گیا۔ بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا گیا۔

سرگودھا میں مویشیوں کا میلہ

سرگودھا ۲۹ فروری۔ کل سے یہاں مویشیوں کا سالانہ میلہ شروع ہو رہا ہے۔ جو سات دن تک جاری رہے گا۔

سرگودھا میں والی بال میچ

سرگودھا ۲۸ فروری۔ آج کمپنی باغ سرگودھا میں ربوہ والی بال کلب اور سرگودھا کی والی بال ٹیم کے درمیان میچ ہوا۔ جس میں ربوہ والی بال کلب کامیاب رہی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

خدمتِ دین کرنے والے نوجوانوں سے خطاب

شادی اولاد اور دیگر تمام معاملات میں سلسلہ کے مفاد کو بہرحال مقدم رکھو

پاکستانی احمدیوں کی طرح بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کو بھی مالی قربانی میں باقاعدگی کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ر فروری ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

خطبہ نویس۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں نے گزشتہ خطبات میں جامعۃ المبشرین کے طلباء کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ انہیں اپنے دماغوں سے کام لے کر

سلسلہ سے تعاون

کرنا چاہیئے۔ اور پھر یہ بھی بتایا تھا کہ طلباء کے متعلق بعض غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ جو دور ہو گئی ہیں۔ کیونکہ طلباء نے متفقہ طور پر اپنے پرنسپل کی معرفت ایک درخواست دی ہے جس میں انہوں نے اس قسم کے خیالات سے برأت کا اظہار کیا ہے۔ پس جہاں تک اس معاملہ کا تعلق تھا وہ تو ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اسی سلسلہ میں میں آج طلباء کو ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔

طلباء کو یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے

کہ ان کے تعاون کے بغیر تبلیغ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آج وہ اپنے آپ کو لڑکا سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس لئے ایک وقت آئیگا کہ جو طالب علم اب دین سیکھیں گے۔ اور اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں گے۔ مرکزی کلیدی اسامیاں انہی کے پاس جائیں گی۔ اور انہی کا کام ہو گا۔ کہ وہ مرکز کے اہم ترین کام سرانجام دیں۔ چاہے انہیں وہ کام ملک کے اندر رہ کر سرانجام دینے پڑیں۔ یا ملک سے باہر رہ کر۔ اس وقت ہمارے جو مبلغ ہیں وہ مرکز سے باہر رہ کر

تبلیغ کا فریضہ

ادا کر رہے ہیں۔ لیکن ایک وقت آئے گا جب مرکز کو ان کی ضرورت ہو گی۔ اور باہر تبلیغ کرنے کی بجائے ان کا مرکز میں رہ کر خدمات بجا لانا زیادہ مفید ہو گا۔ اس وقت انہیں مرکز میں بلا کر سلسلہ کے کلیدی کام سپرد کئے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں

میں غور کر رہا تھا تو مجھے خیال آیا کہ جو مبلغین باہر جاتے ہیں۔ ان پر وہاں شادی کے بغیر رہنا گراں گزرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے بعض مبلغ دس دس گیارہ گیارہ سال باہر رہ کر کام کرتے رہے ہیں۔ اور ان کے بیوی بچے ساتھ نہیں تھے۔ اور انہوں نے کام بھی نہایت شاندار کیا ہے۔ لیکن معلوم نہیں اس وقت یہ حالت کیوں پیدا ہو گئی ہے۔ کہ مبلغین پر بغیر بیویوں کے باہر رہنا گراں گزرتا ہے۔ بہرحال سب لوگ ایک ہی رنگ کے نہیں ہو سکتے۔ بعض مبلغ ایسے تھے جنہوں نے بیوی بچوں سے جدا رہ کر سالہا سال تک کامیاب طور پر تبلیغ کا کام کیا۔ لیکن اس وقت جو مبلغ باہر ہیں ان میں سے بعض زیادہ دیر تک بغیر شادی کے رہنا برداشت نہیں کر سکے۔ ویسے وہ بہت اچھے مبلغ ہیں۔ اور انہوں نے عمدہ کام کیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے مرکز سے اجازت لے کر امریکہ اور یورپ میں شادیاں کر لی ہیں۔

جہاں تک شادی کا سوال ہے

یہ قرآن و سنت کے عین مطابق ہے۔ لیکن یورپ میں شادی کرنا دو لحاظ سے خطرناک طور پر مضر ہے۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ یورپین عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دیکھنے والوں پر ان کا برا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ وہ مبلغ جنہوں نے یورپ میں شادیاں کی تھیں میرے یہاں جانے پر بعض لوگوں نے ان کے متعلق اعتراض کیے کہ جب مبلغوں کی اپنی عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ تو دوسروں پر ان کا کیا اثر ہو گا۔ بلکہ انہوں نے یہاں تک کہا کہ یہ مبلغ خود بیویوں کے اثر کے نیچے

مغربیت کے رنگ میں رنگین

ہو رہے ہیں۔ جہاں تک پردہ کا سوال ہے ہم اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ اگر مبلغ روحانی لحاظ سے طاقتور ہو گا۔ تو وہ بیوی کی کم پروا کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی زیادہ کرے گا۔ اور اگر کوئی مبلغ ایسا ہے جو بیوی کی زیادہ پروا کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کام کی کم پروا کرتا ہے۔ تو ایسا شخص مبلغ کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ لیکن اس سے قطع نظر

ایک اور سوال ہے

جو مجھے متفکر کر رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمیں کچھ عرصہ کے بعد مرکز میں کام کرنے کے لئے کارکنوں کی ضرورت ہو گی۔ اور بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغ ہی زیادہ تجربہ کار ہوں گے۔ اس لئے انہی کو یہاں بلا کر مرکزی کاموں پر لگانا پڑے گا۔ اگر مبلغوں نے باہر شادیاں کر لیں۔ تو ان کی بیویاں یہاں نہیں آئیں گی۔ وہ اڑ بیٹھیں گی۔ اور کہیں گی۔ کہ ہم اس ملک میں نہیں رہ سکتیں۔ ہم کچے مکانوں میں گزارہ نہیں کر سکتیں۔ ہمیں وہاں کا تمدن پسند نہیں۔ ہمیں فلش سسٹم کی ضرورت ہے۔ لیکن وہاں اس کا رواج نہیں۔ پھر وہاں اپنے اخراجات والی کمیٹی نہیں۔ جو ہر وقت شہر کو بقعۂ نور بنائے رکھے۔ آخر اس نے زندگی وقف نہیں کی۔ اس نے صرف ایک واقف زندگی سے شادی کی ہے۔ اس لئے اسے یہاں آنے پر مجبور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پس میرے نزدیک جتنے مبلغ

یورپ میں شادیاں

کریں گے۔ وہ مرکز کے کسی کام نہیں آ سکتے۔ وہ مرکز سے یقیناً کھوئے جائیں گے۔ حالانکہ واقفین کا اصل کام یہ ہے۔ کہ وہ مرکز کے کاموں کو سنبھالیں۔ اور جو واقف زندگی یورپ میں شادی کر لیتا ہے۔ وہ مرکز میں رہ کر کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے میرے نزدیک جن مبلغین نے یورپ میں شادیاں کی ہیں۔ وہ مرکز سے کھوئے گئے ہیں۔ ہاں جن مبلغین نے عرب ممالک میں شادیاں کی ہیں۔ ان کے لئے مرکز میں رہ کر کام کرنا مشکل نہیں۔ مثلاً مولوی محمد شریف صاحب فلسطین سے شادی کر کے لائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہیں یہاں رہنے میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔ جہاں تک ان کی بیوی کے متعلق مجھ پر اثر ہے میں یہی سنتا ہوں۔ کہ وہ یہاں کی جماعت میں ملتی جلتی ہیں۔ اور یہاں کے تمدن کو وہ اختیار کر رہی ہیں۔ لیکن یورپین عورتوں کے لئے اس تمدن میں رہنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے مبلغین کا یہ خیال کر لینا بالکل غلط ہے کہ وہ مرکز کے بلانے پر اپنی بیوی کو ساتھ لے کر آ جائیں گے اور وہ انہیں یہاں ناظر نائب ناظر وکیل یا نائب وکیل کے طور پر کام کرنے دے گی۔ ان کا یہ خیال تو صرف خیال خام ہے بلکہ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ ان میں سے کوئی ایسا کر کے دکھا دے۔ یہ ان کے اختیار کی بات نہیں بلکہ اس کی بیوی کے اختیار کی بات ہے۔ اور یورپین عورت ہمارے ملک میں رہنے کے لئے کبھی

تیار نہیں ہو سکتی۔ پس اگر ہم مبلغین کو

یورپ میں شادیاں

کرنے کی اجازت دیں۔ تو وہ ہمارے کام کے نہیں رہیں گے۔ ہم انہیں صرف تبلیغ کے لئے ہی تیار نہیں کرتے۔ بلکہ اس غرض کے لئے بھی تیار کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرورت کے وقت مرکز کے اہم کاموں کو سنبھالیں گے۔ کیونکہ مرکز کی حیثیت ایک دماغ کی سی ہے۔ اور

تبلیغ بطور ہاتھ

کے ہے۔ اگر دماغ ہی ماؤف ہو گیا۔ تو ہاتھ کیا کام کریں گے۔ اس لئے دماغ کی حفاظت کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور جو مبلغ باہر شادی کر لیتا ہے۔ اس کا دماغ ماؤف ہو جاتا ہے۔ اور وہ مرکز میں رہ کر کام نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ہمارے بعض مبلغین جنہوں نے باہر شادیاں کی ہیں۔ اگرچہ وہ اچھے مبلغ ہیں۔ لیکن جہاں تک مرکزی کاموں کا تعلق ہے۔ وہ ہمارے کام کے نہیں رہے۔ کیونکہ ہمارا سابق تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ

یورپین عورتیں

یہاں آکر گذارہ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب کو دیکھ لو۔ ان کی طبیعت کس قدر نرم ہے۔ اور وہ کس قدر محبت اور پیار کرنے والے ہیں۔ ان سے بڑھ کر نرم طبیعت اور کون شخص ہوگا۔ انہوں نے ایک ڈچ عورت سے شادی کی۔ لیکن وہ یہاں آکر گذارہ نہ کر سکی۔ اور وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئی۔ چودھری فتح محمد صاحب سیال نے انگلینڈ میں شادی کی۔ لیکن انہیں اپنی بیوی کو وہیں طلاق دے کر آنا پڑا۔ پس مبلغین کا یہ خیال کر لینا کہ ان کی بیویاں ان کے کاموں میں رکاوٹ پیدا نہیں کریں گی۔ بالکل جھوٹ ہے۔ جب ہمارا

تجربہ یہ بتاتا ہے

کہ یورپین عورتوں کے لئے یہاں آکر رہنا مشکل ہے۔ تو ان کی بیویوں کو کونسے لعل لگے ہوئے ہیں۔ کہ وہ یہاں آکر گذارہ کر لیں گی۔ سابق تجربہ کی بناء پر یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب کبھی انہیں واپس بلایا جائے گا۔ وہ اڑ بیٹھیں گی۔ اور پھر انہیں یا تو وقف چھوڑنا پڑے گا۔ اور یا بیوی چھوڑنی پڑے گی۔ اور اگر بالفرض وہ یہاں آ جائے گی۔ تو وہ اُسے ایسے لوہے کے چنے چبوائے گی۔ کہ وہ اپنی اس حرکت پر پچھتائے گا۔ اور ربوہ والے بھی چیخ اٹھیں گے۔ کہ اس عورت سے ہمیں بچاؤ۔ وہ جس مجلس میں بھی جائے گی۔ ناک بھوں چڑھائے گی۔ اور کہے گی۔ کہ یہ کیسا گندہ ملک ہے۔ یہاں یہ رواج ہے۔ کہ عورتیں بڑے خاندان کی ہوں یا چھوٹے خاندان کی۔ وہ غریب عورتوں سے نفرت نہیں کرتیں۔ بلکہ انہیں پاس بٹھاتی ہیں۔ لیکن یورپین عورت کے پاس اگر کوئی غریب عورت آ سئے گی۔ تو وہ نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کہے گی۔ اس کے کپڑے گندے ہیں۔ اس لئے اسے پاس بٹھانا میری شان کے خلاف ہے۔

پس طلباء کے سامنے

یہ بڑا اہم سوال ہے

کہ اگر وہ باہر جاتے ہیں۔ تو ان کے لئے یہ نہایت مشکل امر ہے۔ کہ شادی کے بغیر لمبا عرصہ وہاں رہ سکیں۔ اور اگر وہاں شادی کرتے ہیں۔ تو ہمارے کام کے نہیں رہتے۔ پھر اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی قابل غور ہے کہ اگر ان کے بیوی بچوں کو ان کے ہمراہ بھیجا جائے۔ تو اخراجات اتنے زیادہ ہو جائیں گے کہ مرکز معطل ہو کر رہ جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے وقف کے ساتھ کچھ ایسی برکت رکھی ہے کہ جس واقف زندگی کے متعلق بھی پوچھو۔ اس کے سات آٹھ سے کم بچے نہیں ہوتے۔ میں نے انڈونیشیا کے ایک مبلغ کے متعلق پوچھا، تو مجھے بتایا گیا۔ کہ اس کے گیارہ بچے ہیں۔ اب اگر گیارہ بچوں کو مبلغ کے ساتھ بھیجا جائے۔ تو مرکز کا دیوالہ نکل جائے گا۔ پس تم اس بات کو یاد رکھو۔ کہ شادی کرنا ایک مسلمان کے لئے بہر حال ضروری ہے۔ لیکن زیادہ بچے پیدا کرنا ضروری نہیں۔ قرآن کریم نے ضبط تولید سے صرف اس صورت میں منع کیا ہے۔ جب کسی شخص کا یہ فعل

خشیت املاق کی وجہ سے

ہو۔ لیکن یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ تم دین کی خاطر بھی ضبط تولید نہیں کر سکتے۔ اگر تم خشیۃ املاق کی وجہ سے بچے پیدا کرنے میں احتیاط سے کام لیتے ہو۔ تو قرآن کریم اس سے منع کرتا ہے۔ لیکن اگر تم یہ احتیاط اس لئے کرتے ہو۔ کہ اس سے تمہاری تبلیغ میں آسانی ہوگی۔ اور سلسلہ پر زیادہ بار نہیں پڑے گا۔ تو قرآن کریم اس سے منع نہیں کرتا۔ قرآن کریم صرف اس وقت منع کرتا ہے۔ جب ایسا کرنا تنگیٔ رزق کے خوف کی وجہ سے ہو۔ لیکن اگر کوئی واقف اس لئے بچے پیدا کرنے میں احتیاط کرتا ہے۔ کہ تبلیغ میں آسانی ہو۔ تو یہ بات نہ صرف منع نہیں بلکہ اس کے لئے ثواب کا موجب ہے۔

اسی طرح جب سے ہوائی جہاز نکل آئے ہیں۔ مبلغین نے مرکز سے لڑنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ہمارے لئے

ہوائی جہاز میں سیٹ

ریزرو ہونی چاہیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک سال تو ایسا گذرا۔ کہ مبلغین کے سفر کے اخراجات زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بجٹ ہی ختم ہو گیا۔ اور کارکنوں کو دو دو ماہ تک تنخواہیں نہ مل سکیں۔ میں نے دفتر والوں سے کہا۔ کہ پہلے تو مبلغ سمندری جہاز پر جاتے تھے۔ اور وہ بھی تھرڈ کلاس میں سفر کرتے تھے۔ اب ہوائی جہاز کے سفر پر کیوں زور دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اب ہوائی جہاز میں سفر کرنے کی رسم پڑ گئی ہے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ اس رسم کو ہٹانا چاہیئے۔ ورنہ اخراجات بہت بڑھ جائیں گے۔ چنانچہ اب مبلغین دوبارہ سمندری جہاز کے ذریعہ جانے لگ گئے ہیں۔ بہر حال یہ ایسے امور ہیں۔ جن پر تمہیں

خود بھی غور کرنا چاہیئے

اور وکالت تبشیر کے افسروں سے ملاقات کر کے ان سے بھی ان امور کے متعلق باتیں کرنی چاہئیں۔

میں تمہیں شادیوں سے منع نہیں کرتا۔ لیکن میں یہ تمہیں کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر تم

یورپ میں شادیاں

کرو گے۔ تو وہ عورتیں تمہارے گلے کا ہار ہی نہیں ایک زنجیر بن جائیں گی۔ اور تمہیں ہلنے بھی نہیں دیں گی۔ وہ یا تو تمہیں مرتد کر کے رہیں گی۔ اور یا تم انہیں چھوڑنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ اور بعد میں اپنے کانوں کو ہاتھ لگاؤ گے۔ اور کہو گے۔ کہ اس شادی کی مصیبت سے تو بغیر شادی کے رہنا زیادہ اچھا تھا۔ پس تم شادیاں کرو۔ مگر یورپ میں نہیں۔ بلکہ اپنے ملک میں کرو۔ اور پھر اس بات کا خیال رکھو۔ کہ اگر سات سات آٹھ آٹھ بچے تمہارے ساتھ جائیں گے۔ تو ایک مبلغ کے سفر پر بیس تیس مبلغوں کا خرچ آ جائے گا۔ اور اس طرح تبلیغ ختم ہو جائے گی۔ پس تم ایسے وقت میں شادیاں کرو۔ کہ جب تم تبلیغ کے لئے باہر جاؤ۔ تو یا تو تمہارا کوئی بچہ نہ ہو۔ اور اگر ہو تو صرف ایک بچہ ہو۔ اور جب واپس آؤ۔ تو صرف دو یا تین بچے ہوں۔ تاکہ مرکز پر تمہارے آنے جانے کی وجہ سے زیادہ اخراجات نہ پڑیں۔ مگر اب یہ حالت ہے۔ کہ میں نے انڈونیشیا کے ایک مبلغ کے متعلق پوچھا۔ کہ کیا اس کے سات بچے ہیں۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ اس کے سات نہیں گیارہ بچے ہیں۔ اب بظاہر یہ تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ وہ دُور رہتے ہیں۔ اور ان کے بچوں کی پیدائش کی خبریں بہت دیر بعد ملتی ہے۔ اس لئے اس دوران میں ان کے پہلے بچے بھول جاتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے بعض عورتوں میں ایسا مادہ رکھا ہے۔ کہ وہ زچگی کے بعد خاوند سے ملیں۔ تو فوراً حاملہ ہو جاتی ہیں۔ اگر اس قسم کی کوئی عورت ہو۔ تو اٹھارہ ماہ میں اس کے ہاں دو بچے ہو جائیں گے۔ اور اگر اٹھارہ ماہ میں دو بچے پیدا ہوں۔ تو ۹ سال میں ۱۲ بچے ہو جائیں گے۔ اب اگر وہ مبلغ ۹ سال کے بعد اپنے بارہ بچوں سمیت ہوائی جہاز میں سفر کرے۔ تو قریب سے قریب ملک کا کرایہ بھی ایک فرد کا -/۱۲۰۰ روپیہ لگتا ہے۔ میاں بیوی کو ملا کر چودہ افراد ہو گئے۔ اگر ایک شخص کا -/۱۲۰۰ روپیہ کرایہ لگے۔ تو چودہ افراد کے ایک طرف کے سفر پر سترہ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اور اتنا خرچ سلسلہ کے پاس کہاں ہے۔ کہ وہ ہر مبلغ کے آنے جانے پر سترہ سترہ ہزار روپیہ خرچ کرتا پھرے۔

پس تم ان امور پر غور کرو۔ اور اپنے افسروں سے بھی بحث کیا کرو۔ تمہاری بحث کے نتیجہ میں وہ افسر بھی محسوس کریں گے کہ وہ تمہیں

ایسے وقت میں باہر بھیجیں

کہ ابھی تمہاری شادی کو پانچ چھ ماہ ہی ہوئے ہوں۔ آخر جب بیوی نے تمہارے ساتھ ہی جانا ہے۔ تو پھر زیادہ عرصہ تک انتظار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ زیادہ عرصہ تو تب انتظار کیا جائے۔ جب مبلغ نے اکیلے جانا ہو۔ اور اگر اس کی بیوی نے ساتھ جانا ہے۔ تو چاہیے وہ دوسرے ماہ ہی بھیج دیا جائے۔ اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر اس کی شادی پر ایک سال گذر جائے۔ تب بھی زیادہ سے زیادہ اس کا ایک بچہ ہوگا۔ اور اس کی وجہ سے سلسلہ پر زیادہ مالی بوجھ نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر گیارہ گیارہ بچے ہوں۔ تو پھر سلسلہ ان کے اخراجات کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ پس

مبلغین کو باہر بھیجنے کا پروگرام

ایسے طور پر بنانا چاہیئے۔ کہ سلسلہ پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ اسی طرح تمہیں اپنی بیویوں کو بھی سمجھانا چاہیئے۔ کہ بچے بے شک

خدا تعالیٰ کی نعمت

ہیں۔ لیکن اگر تم زیادہ بچے جنو گی۔ تو نہ صرف سلسلہ کو نقصان ہوگا۔ بلکہ تمہاری صحت بھی خراب ہو جائیگی۔ پس بچوں کی پیدائش کی وجہ سے سلسلہ کے لئے بوجھ مت بنو۔ خدا تعالیٰ نے بچوں کی پیدائش میں احتیاط کرنے سے صرف اس وقت منع کیا ہے

جب فاقہ کے ڈر سے ایسا کیا جائے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے ایسا کیا جائے تو منع نہیں

میں نے دیکھا ہے کہ عموماً دو قسم کی عورتیں ہوتی ہیں۔ بعض تو اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ ادھر ان کے ہاں بچہ ہوا۔ اور ادھر ان کے رقعے آنے شروع ہوئے۔ کہ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور بچہ دے۔ اور بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے رقعے آتے ہیں کہ حضور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ بچوں کی پیدائش کو روک دے۔ مجھے معلوم نہیں کہ تمہارا ان میں سے کس قسم کی عورت سے واسطہ پڑے گا۔ بہرحال تم اپنی بیویوں کو سمجھاؤ۔ کہ وہ بچے پیدا کرنے میں احتیاط سے کام لیں۔ اسی طرح اپنے وکیلوں سے بھی باتیں کرتے رہو۔ وہ بھی اکثر اوقات غلطی کا ارتکاب کر جاتے ہیں۔ اگر مبلغ کو

شادی کی ابتداء

میں ہی باہر بھیج دیا جائے تو سلسلہ پر بچوں کا بوجھ نہیں پڑ سکتا۔ لیکن یہ لوگ انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اور جب اس کے ہاں پوری کرکٹ ٹیم بن جاتی ہے۔ تو پھر اسے باہر بھیجتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ اسے آٹھ دس سال پہلے بھیجتے تو نہ صرف وہ اس وقت تک پورا مبلغ بن جاتا۔ بلکہ اخراجات کے لحاظ سے ہمیں بھی سہولت ہوتی۔ کیونکہ اس کے ہاں صرف ایک یا دو لڑکے ہوتے۔

غرض اگر غور کر کے مبلغین کا پروگرام بنایا جائے اور پھر

نوجوانی کی عمر میں

ہی مبلغ کو باہر بھیج دیا جائے تو زیادہ سے زیادہ دو تین افراد کا خرچ سلسلہ پر پڑیگا اور پھر جب اسے واپس بلایا جائے گا۔ تب بھی اس کے ہاں دو یا تین بچے ہوں گے۔ اسی طرح جتنا خرچ اس وقت صرف ایک مبلغ کے واپس بلانے یا بھیجنے پر ہوتا ہے۔ اس سے پانچ مبلغین کے آنے جانے کا خرچ پورا ہو سکے گا۔ اور سب مبلغین کو ایک وقت تک مرکز میں رہنے اور اس سے ہدایات لینے کا موقعہ مل جائیگا

شروع شروع میں جو لوگ سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے آئے وہ بھی

بڑی عمر کے نہیں تھے

بلکہ چھوٹی عمر کے ہی تھے۔ مثلاً مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جب قادیان آئے۔ تو چھوٹی عمر کے ہی تھے۔ پھر وہیں رہ کر انہوں نے ترقی کی۔ اور سلسلہ میں خاص مقام حاصل کر لیا۔ حضرت خلیفہ اولؓ بھی جب قادیان آئے تو آپ کی عمر زیادہ نہیں تھی۔ پھر مولوی محمد علی صاحب آئے۔ مولوی شیر علی صاحبؓ آئے۔ مفتی محمد صادق صاحب آئے۔

ماسٹر عبدالرحمن صاحب جالندھری آئے (جن کی کتاب ہے "میں مسلمان ہو گیا") بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی آئے۔ بھائی عبدالرحیم صاحب آئے۔ یہ سب چھوٹی عمر کے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ انہیں بڑی پوزیشن حاصل ہو گئی اسی طرح درد صاحب بھی چھوٹی عمر میں ہی آئے تھے۔

پس میرے نزدیک

اخراجات بچانے کا صحیح طریق

یہ ہے کہ مبلغین کو نوجوانی کی عمر میں باہر بھیجا جائے۔ اور پھر ایسے وقت میں بھیجا جائے جب کہ ان کی نئی نئی شادی ہوئی ہو اور ان کے صرف ایک یا دو بچے ہوں۔ اور جب واپس آئیں۔ تب بھی دو تین سے زیادہ ان کے بچے نہ ہوں۔ اسی طرح جب تم اپنی بیویوں کو ساتھ لے جاؤ۔ تو ایسا نہ ہو کہ تم سارا دن اپنی بیویوں کے پاس ہی بیٹھے رہو۔ اور تبلیغ کے لئے باہر نہ نکلو۔ یورپ کے سفر میں مجھے بعض یورپین مشنوں میں کام کرنے والے مبلغوں کے متعلق بتایا گیا۔ کہ ان کے لئے گھر سے نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ سارا سارا دن بیویوں کے پاس بیٹھے رہتے ہیں۔ جن مبلغین کی بیویاں ان کے ساتھ گئی ہیں ان میں سے میں نے صرف ایک مبلغ دیکھا ہے جو ہر وقت جو تبلیغ کے کام میں لگا رہتا ہے۔ اور وہ

چوہدری عبداللطیف صاحب ہیں

جو اس وقت ہیمبرگ مشن (جرمنی) میں کام کر رہے ہیں۔ وہ نہایت نیک اور مخلص نوجوان ہیں۔ اور ان کی بیوی ان کے ساتھ ہے۔ لیکن پھر بھی دین کے متعلق ان کے اندر اس قدر فدائیت پائی جاتی ہے۔ کہ وہ دینی کاموں کے وقت ان کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے اور ایک منٹ کے نوٹس پر باہر جانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں جب ہالینڈ مشن میں خرابی پیدا ہوئی اور ہمیں دوسرا مبلغ بھیجنے کی ضرورت پیش آئی۔ تو اس وقت اگر پاکستان سے مبلغ بھیجا جاتا۔ تو اس پر پانچ چھ ہزار روپے خرچ آ جاتا ہم نے چوہدری عبداللطیف صاحب کو لکھا کہ تم فوراً ہالینڈ پہنچ جاؤ۔ اس پر باوجود اس کے کہ ان کے بیوی بچے ایک غیر ملک میں تھے وہ انہیں اکیلا چھوڑ کر فوراً ہالینڈ روانہ ہو گئے۔ اور دوسرے ہی دن ان کی تار آ گئی کہ وہ ہالینڈ پہنچ گئے ہیں۔ پھر وہ ایک ماہ تک وہاں رہے اور کام کرتے رہے۔ اور اب ان کا خط آیا ہے کہ چونکہ حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے مجھے اجازت دی جائے کہ میں اپنے ملک میں واپس جا کر

تبلیغ کا کام

سنبھالوں۔ گویا اب بھی انہوں نے یہ شکایت نہیں کی۔ کہ ان کے بیوی بچے جرمنی میں ہیں۔ اس لئے انہیں وہاں جلد پہنچنا چاہیئے۔ پھر اس خط کے ساتھ ہی انہوں نے ایک جرمن ڈاکٹر کی بیعت کی اطلاع بھی بھیجی ہے۔ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ جب دیتا ہے۔ تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ وہ ہالینڈ گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے انہیں خالی نہیں رہنے دیا۔ بلکہ وہاں بھی ایک جرمن ڈاکٹر کو جو میڈیسن کے ڈاکٹر ہیں ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل کرا دیا۔ اب دیکھو یہ الٰہی فضل ہے۔ جو ان کے اخلاص کی وجہ سے ان پر نازل ہوا۔ ورنہ چوہدری عبداللطیف صاحب کی بیوی شروع میں غیر احمدی تھی اور مجھے یہ بات پسند نہیں تھی۔ کہ ان کی شادی اس جگہ ہو۔ لیکن چونکہ ان کے ماں باپ نے اصرار کیا۔ اسلئے میں نے بھی اجازت دے دی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اس عورت کو

اسلام کی خدمت کی توفیق

دی اور وہ اس طرح کام کر رہی ہے کہ اسے دیکھکر حیرت آتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ کام کی جتنی توفیق اسے ملی ہے۔ اتنی کسی پرانی احمدی عورت کو بھی نہیں ملی۔ پھر چوہدری عبداللطیف صاحب بھی بڑے نیک نوجوان ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔ کہ میں جرمنی میں ایک ڈاکٹر سے مشورہ لینے موٹر پر جا رہا تھا کہ میرے ساتھ ہی اگلی سیٹ پر ایک ہندو ڈاکٹر بیٹھا تھا۔ جو ۲۵ سال سے جرمنی میں رہتا ہے۔ وہ مڑ کر کہنے لگا۔ میں دہریہ ہو چکا تھا۔ لیکن آپ کے مبلغ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں دین کا قائل ہو گیا ہوں۔ میں نے کہا۔ میں تو اس وقت تک یہ بات نہیں مانوں گا۔ جب تک تم پورے مسلمان نہ ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا۔ اللہ تعالےٰ لطیف صاحب کو سلامت رکھے۔ اگر ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رہا۔ تو میں پورا مسلمان بھی ہو جاؤنگا پھر ان کی بیوی کے اندر تبلیغ کا اس قدر احساس پایا جاتا ہے کہ وہاں ایک عورت ہے جو مرتد ہو چکی ہے ایک دن جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے تھے۔ اس میں وہ بھی آ گئی۔ لیکن جونہی وہ عورت ہوٹل میں آئی۔ چوہدری عبداللطیف صاحب کی بیوی اس سے بڑی محبت کے ساتھ ملی۔ اور اس کی خاطر تواضع کرنے لگ گئی۔ جب وہ واپس چلی گئی تو ہماری عورتوں نے اس سے کہا کہ تم تو کہتی تھیں کہ یہ عورت مرتد ہو گئی ہے اور

سلسلہ کی مخالفت

کرتی ہے۔ اور اب وہ آئی ہے۔ تو تم نے اس کی خاطر تواضع شروع کر دی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ اگر ہم اس طرح نہ کریں۔ تو یہ لوگ مسلمان کیسے ہوں۔ غرض ان کی بیوی بھی تبلیغ کے کام میں ان کا پورا پورا ہاتھ بٹا رہی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کی صحت اچھی نہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت دے تاکہ جرمنی میں تبلیغ کا کام اور بھی زیادہ وسیع ہو سکے۔ اس وقت وہ سلسلہ کے چوٹی کے مخلص نوجوانوں میں سے ہیں۔ اور ابھی تک میرے علم میں ان کی کوئی مالی یا تبلیغی کوتاہی نہیں آئی۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ دوسرے مبلغ مخلص اور

سلسلہ سے محبت رکھنے والے

نہیں۔ اگر کوئی ایسا نتیجہ نکالتا ہے تو غلطی کرتا ہے۔ میں اس وقت دوسروں کی تنقیص نہیں کر رہا۔ بلکہ صرف ایک مبلغ کی خوبی بیان کر رہا ہوں۔ ورنہ ہمارے کئی دوسرے مبلغ بھی بڑا اچھا کام کرنے والے ہیں۔ مثلاً خلیل احمد صاحب ناصر ہیں۔ وہ بھی اچھے مبلغ ہیں۔ گو اب شکایت آ رہی ہے کہ امریکہ کا مشن کمزور ہو رہا ہے۔ شاید میرا خطبہ ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ اسی طرح مولود احمد صاحب ہیں۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہے ہیں انہوں نے

انگلستان کے مشن کا کام

خوب سنبھالا ہے۔ پھر جہاں تک تبلیغ کا سوال ہے۔ شیخ ناصر احمد صاحب بھی بڑے اچھے مبلغ ہیں۔ اور ان میں اس قدر اخلاص پایا جاتا ہے۔ کہ جب بھی انہیں لکھا جاتا ہے کہ فلاں دوائی بھیج دو۔ تو چند دن میں ہی وہ دوائی آ جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ اپنے کاموں سے ان باتوں کے لئے کس طرح وقت نکال لیتے ہیں۔ چوہدری عبداللطیف صاحب کا بھی یہی حال ہے۔ ادھر انہیں خط لکھا جاتا ہے۔ اور ادھر دوائی آ جاتی ہے۔ یہ دونوں نہایت اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ لیکن شیخ ناصر احمد صاحب کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ انہوں نے وہاں شادی کر لی ہے۔ اسلئے اب وہ مرکز میں کام کرنے کے قابل نہیں رہے ہاں وہاں وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ وہ جرمنی زبان میں ایک رسالہ نکالتے ہیں۔ جس کے متعلق رپورٹ آئی ہے کہ اس رسالہ کی دور دور سے مانگ آ رہی ہے۔

یونیورسٹی کے طلباء

انہیں بلا بلا کر تقریریں کراتے ہیں

اور ان سے اسلام کی تعلیم سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مرکز میں رہ کر کام کرنے کا سوال ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں وہاں شادی کر لینے کی وجہ سے مشکل پیش آئے گی ہر مرد کو اپنی بیوی پر حسن ظنی ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ جب میرا یہ خطبہ ان کے پاس پہنچے۔ تو وہ ہنس پڑیں۔ اور کہیں حضرت صاحب کو میری بیوی کے متعلق کیا علم ہے۔ کہ وہ کیسی مخلص ہے۔ میں مرکز کی طرف ایک قدم جاؤں گا۔ تو وہ بیس قدم جائیگی۔ لیکن ہمارا تجربہ یہی بتاتا ہے۔ کہ وہ مرکز کی طرف ایک قدم آئیں گے۔ تو ان کی بیوی بیس قدم پیچھے جائیگی۔ اور ایک دن انہیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ وہ اپنی بیوی کو رکھیں یا مرکز میں رہیں۔ ہاں خدا تعالےٰ ان کی بیوی کو اس امر کی توفیق دے دے۔ تو یہ اس کا احسان ہے۔ ویسے وہ ایک مخلص نوجوان ہیں۔ اور اگر انہوں نے وہاں شادی کر لی ہے۔ تو انہوں نے اسلام کی تعلیم کے خلاف نہیں کیا۔ اس لئے دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی بیوی کو توفیق دے۔ کہ وہ ان کے دینی کاموں میں روک نہ بنے۔ لیکن جہاں تک ہمارا پہلا تجربہ ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ یورپین عورتیں دینی کاموں میں روک بن جایا کرتی ہیں۔ اور

قرآن کریم بھی کہتا ہے

کہ تمہاری بیویاں اور تمہاری اولادیں بعض دفعہ فتنہ بن جاتی ہیں۔ ہاں عرب ممالک میں شادی اس قسم کے نتائج پیدا نہیں کرتی۔ عرب ممالک میں سے سادہ ترین ملک فلسطین ہے۔ ویسے دوسرے علاقوں میں بھی ایسی عورتیں مل جاتی ہیں۔ جو ہمارے تمدن کو برداشت کر لیتی ہیں۔ لیکن یورپین عورتیں اس طرح نہیں کر سکتیں۔ صرف ایک عورت میں نے ہالینڈ میں ایسی دیکھی ہے جس نے ایک مصری نوجوان سے شادی کی ہوئی ہے۔ اور

اسلامی تمدن کی فضیلت

پر پادریوں سے بحثیں کرتی رہتی ہے۔ وہ مجھے ملی۔ تو اس نے بتایا۔ کہ میں پادریوں کو کہا کرتی ہوں۔ کہ تم اسلام پر تعدد ازدواج کی وجہ سے اعتراض کیا کرتے ہو۔ لیکن اگر سوکن آئے گی تو ہم پر آئے گی۔ مردوں پر تو نہیں آئیگی۔ پھر تم ناراض کیوں ہوتے ہو۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ تم مرد ہو۔ اور سوکن تم نے لانی ہے۔ تمہیں اس بارہ میں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر لطیفہ کے طور پر اس نے بتایا۔ کہ میں ان سے کہا کرتی ہوں کہ ہمارے ہاں لمبے عرصہ تک ملاقاتوں کے بعد شادیاں ہوتی ہیں۔ لیکن پھر بھی بیویوں اور خاوندوں میں لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اگر دس گیارہ سال کی ملاقاتوں اور سینما دیکھنے کے بعد بھی

کسی کی شادی ہو جائے۔ اور پھر گھر میں ان کی لڑائی ہو جائے۔ تو ایسی صورت میں اس عورت کو سارا دن اپنے خاوند کا غصہ بھرا چہرہ دیکھنا پڑے گا۔ لیکن اسلام نے مرد کو

ایک سے زیادہ شادیاں

کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے۔ کہ ہر بیوی کو نان و نفقہ کے علاوہ علیحدہ مکان بھی دیا جائے۔ اس صورت میں میں دوپہر تک تو اس کا منہ دیکھوں گی۔ لیکن اس کے بعد اسے دوسرے گھر میں دھکیل دوں گی۔ اور اپنی سوکن سے کہوں گی۔ کہ اتنی دیر تک تو میں نے اس کا منہ دیکھا ہے۔ اب شام تک تو اس کا منہ دیکھ۔ پھر اس نے کہا۔ کہ ہمارے ملک میں سب سے زیادہ مصیبت یہ ہے۔ کہ یہاں اچھے خاوند نہیں ملتے۔ اگر اچھے خاوند مل جائیں۔ تو چاہے وہ آٹھ آٹھ بیویاں کریں۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ میں نے لنڈن میں وہاں کے ایک بہت بڑے آدمی کو جو ایک بہت بڑے "اوپیرا" کے انچارج ہیں۔ اور بارہ چودہ سو پونڈ ماہوار کماتے ہیں۔ یہ واقعہ سنایا۔ تو انہوں نے کہا۔ آپ ہالینڈ کی بات کر رہے ہیں۔ میں لنڈن میں دس ہزار ایسی عورتیں دکھا سکتا ہوں۔ جو سوکنوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ انہیں اچھے خاوند مل جائیں۔

مشکل صرف یہ ہے

کہ ہمارے ہاں اچھے خاوند نہیں ملتے۔ اگر اسلامی تعلیم کے مطابق خاوند مل جائے۔ تو عورتوں کو تعدد ازدواج کے مسئلہ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

پس اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلامی تعلیم کے متعلق یورپین لوگوں کے دماغوں میں بہت بڑا تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ اس تغیر کے نتیجہ میں اگر تم وہاں شادی کرو۔ تو وہ شادی بھی تمہارے لئے مفید ہو۔ ایک میراثی کا

لطیفہ مشہور ہے

وہ کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ اور گھر میں بیکار بیٹھا رہتا تھا۔ اس کی بیوی نے اس سے بارہا کہا۔ کہ تم کوئی کام کرو۔ لیکن وہ اسے ہر دفعہ یہ کہہ کر ٹال دیا کرتا تھا۔ کہ کام ملتا ہی نہیں۔ ایک دفعہ ایسا ہوا۔ کہ اس ملک کی کسی اور ملک سے لڑائی ہو گئی۔ اور بادشاہ نے فوج میں بھرتی شروع کر دی۔ اس وقت تنخواہ اگرچہ پانچ چھ روپیہ ہی تھی۔ لیکن بیکار رہنے کی نسبت اس قدر قلیل تنخواہ بھی غنیمت تھی۔ چنانچہ اس کی بیوی نے کہا۔ کہ تم فوج میں

ملازم ہو جاؤ۔ میراثی نے کہا۔ تم عجیب عورت ہو۔ بیویاں تو اپنے خاوندوں کی بڑی خیر خواہ ہوتی ہیں۔ اور تم مجھے مروانے کے لئے بیٹھی ہو۔ اس پر اس کی بیوی نے کہا۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ کہ ہر شخص جو فوج میں جاتا ہے۔ وہ مر نہیں جاتا۔ بلکہ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو بچ کر آجاتے ہیں۔ چنانچہ اس نے چکی لی اور اس میں دانے ڈال کر آٹا پیسنا شروع کیا۔ تو کچھ دانے صحیح و سالم نکل آئے۔ اس نے اپنے خاوند کو بلایا۔ اور کہا۔ دیکھو جن کو خدا تعالےٰ نے بچانا ہوتا ہے۔ وہ اسی طرح چکی کے پاٹوں سے بھی صحیح و سالم نکل آتے ہیں۔ اس پر میراثی نے کہا۔ مجھے تو پسے ہوئے دانوں میں ہی سمجھ لے۔ پس تم بھی یہ خیال نہ کرو۔ کہ جو تغیر مغربی ممالک میں ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہاں کی عورتیں تمہیں اسی طرح اسلام کی خدمت کرنے دیں گی۔ جس طرح تم اب کر رہے ہو۔ بلکہ وہ تمہارے کاموں میں روک بنیں گی۔ اور تمہیں مرکز میں کام کرنے کے بالکل ناقابل بنا دیں گی۔

پس میں

طلباء سے کہتا ہوں

کہ تم خود بھی ان امور پر غور کرو۔ اور وکالت تبشیر کے افسروں سے بھی تبادلۂ خیالات کرو۔ اور انہیں کہو۔ کہ وہ تمہیں ایسے وقت میں باہر بھیجا کریں۔ جب تمہاری شادی پر زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو۔ بلکہ یا تو تمہارا کوئی بچہ نہ ہو۔ اور اگر ہو۔ تو صرف ایک بچہ ہو۔ اور دو ایسی پر بھی دو یا تین بچے ہوں۔ تا کہ سلسلہ پر زیادہ بار نہ پڑے۔ دوسرے اس بات پر اصرار نہ کرو۔ کہ تمہارے سفر کا انتظام ہوائی جہاز میں ہی کیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے۔ ہندو تاجر تجارت کے لئے باہر جاتے ہیں۔ تو وہ عموماً ڈیک پر سفر کیا کرتے ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں جب

میں نے انگلستان کا سفر کیا

تو جماعت کے دوستوں نے مجھے مجبور کیا۔ کہ خلیفہ ہونے کی وجہ سے میں سیکنڈ کلاس میں سفر کروں۔ میرے علاوہ صرف حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ ان کی صحت کی خرابی کے اپر کلاس میں انتظام کیا گیا تھا۔ باقی سارے ساتھیوں نے جن میں خانصاحب ذوالفقار علی خاں صاحب جیسے دوست بھی شامل تھے تھرڈ کلاس میں سفر کیا۔ اسی طرح جب میں نے حج کیا۔ تو میں نے دیکھا کہ بعض نواب بھی ڈیک پر سفر کر رہے تھے۔

اب تو مبلغین کو کمرے مل جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی انہیں یہ اصرار ہوتا ہے۔ کہ انہیں ہوائی جہاز پر بھیجا جائے۔ اس نقص کو دور کرو۔ اور سمندری جہازوں میں سفر کرنے کی عادت ڈالو۔ پھر شادیوں کا پروگرام ایسی طرز پر بناؤ۔ کہ اگر تمہاری بیویوں کو ساتھ بھیجا جائے۔ تو اخراجات کا زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ اور وہاں بھی بچے پیدا کرنے میں احتیاط سے کام لو۔ تا تمہارے واپس بلانے پر زیادہ خرچ نہ ہو۔ اگر تم اس طرح کرو۔ تو ہم مبلغین کو جلدی جلدی مرکز میں بلا سکیں گے۔ اور جماعت پر بھی زیادہ بوجھ نہیں پڑیگا۔ یہ باتیں ہیں جن کو تم خود بھی سوچو۔ اور پھر دلیری سے ان کے متعلق

اپنے افسروں سے بھی مشورہ کرو

مگر یاد رکھو افسر بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض افسر ایسے ہوتے ہیں۔ جو جلد اکتا جاتے ہیں اس لئے اگر تمہارے افسر ترش روئی سے کام لیں۔ تو برا نہ مناؤ۔ بلکہ ہنس کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور کہو کہ اگر آپ کو اس وقت فرصت نہیں۔ تو میں پھر کسی وقت حاضر ہو جاؤں گا۔ گو بعض لوگ غلطی سے آتے ہی ایسے وقت میں ہیں۔ جب دوسرا تھکا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ مثلاً اسی لاہور کے سفر میں ایک دن کالج کے طلباء مجھ سے ملنے کے لئے آگئے۔ جن کے سامنے مجھے تقریر کرنی پڑی۔ پھر سی ایس پی کے کئی نوجوانوں سے گفتگو کرتا رہا۔ اور اس قدر تھک گیا۔ کہ مجھے آرام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر ابھی میں فارغ ہی ہوا تھا۔ کہ ایک نوجوان آگیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ مجھے

آپ سے ضروری کام ہے

میں نے سمجھا۔ کہ وہ سیڑھیوں میں بات کر لیگا۔ مگر وہ میرے کمرے کے اندر پہنچ چکا تھا۔ اسے ہرڈ پولیو بننے کا شوق ہے۔ اور وہ اس سلسلہ میں بہت سے کاغذات اپنے ساتھ لایا تھا۔ میں کمرہ میں گیا۔ تو اس نے کہا۔ میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے بعد اس نے ہاتھ کی لکیروں کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ اور مجھے کہنے لگا۔ آپ یہ لکیر دیکھیں وہ لکیر دیکھیں۔ میں نے کہا میری نظر کمزور ہے۔ اور میں رات کو پڑھ نہیں سکتا۔ مگر وہ پھر بھی یہی کہتا رہا۔ کہ اچھا آپ یہ لکیر دیکھیں اور دیر تک ان کے متعلق باتیں کرتا رہا۔ میں اٹھنے لگا۔ تو کہنے لگا۔ میں تو آپ سے اس

علم کے بارہ میں

اپنی مشکلات حل کرانے آیا تھا۔ میں نے کہا میں اس علم سے واقف ہی نہیں پھر اگر صحت اچھی ہوتی تو

شاید میں مطالعہ کر کے کچھ معلومات حاصل کر سکتا لیکن اب تو بیماری کی وجہ سے مطالعہ بھی نہیں کر سکتا اس پر وہ بڑا مایوس ہو کر کہنے لگا کہ پھر تو کچھ بھی نہ ہوا۔ میں نے کہا پھر میں کیا کر سکتا ہوں اور میں معذرت کر کے آ گیا۔ اسی طرح اگر تم بھی

اپنے افسروں کے پاس جاؤ

اور وہ کسی وقت توجہ سے کام نہ لیں تو گھبراؤ نہیں بلکہ کہو کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کو فرصت نہیں میں پھر کسی وقت آ جاؤں گا۔ بہرحال اس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے افسروں کو اس بارہ میں کیا کیا مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ایک دفعہ وکیل التبشیر صاحب نے مجھ سے کہا کہ مبلغین کی بیویاں ان کے ساتھ جانی چاہئیں اس سے اخراجات میں بہت کمی ہو جائے گی۔ لیکن دوسرے سال جب کارکنوں کو تنخواہیں نہ ملیں تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ تو کہتے تھے کہ مبلغین کی بیویاں ساتھ بھجوانے سے اخراجات کی کمی ہوگی لیکن اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ کارکنوں کو تنخواہیں بھی نہیں مل سکیں تو انہوں نے کہا اصل میں اندازہ میں غلطی ہو گئی تھی۔ پس انہیں بھی سوچنے کا موقعہ دو اور خود بھی غور کر کے ان سے اس بارہ میں تبادلہ خیالات کرو۔

میں نے جو سکیم بنائی ہے وہ یہ ہے کہ شادی کے معاً بعد

مبلغ کو بھیج دیا جائے

یا پھر اس کی شادی پر صرف اتنا عرصہ ہی گزرا ہو کہ اس کا ایک بچہ ہو یا دو بچے ہوں۔ لیکن دفتر والوں نے پرانے مبلغین کو اہل و عیال کے ساتھ بھیجنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بجٹ ختم ہو گیا اور مجھے مہینوں لکھنے رہے کہ خطبہ پڑھیں کہ دوست تحریک جدید میں حصہ لیں تا کہ آمد ہو اور اس سے تنخواہیں ادا ہو سکیں۔ میں نے کہا مصیبت تو تمہاری اپنی پیدا کی ہوئی ہے اور خطبے میں پڑھوں۔ بہرحال میں نے خطبے پڑھے۔ دوستوں نے چندے دیئے اور یہ مصیبت ٹل گئی۔ پس اگر

مبلغ کو ایسی عمر میں باہر بھیجا جائے

کہ اس کے دس گیارہ بچے ہوں تو نہ صرف ان کے اخراجات سفر ہی اتنے زیادہ ہوں گے جو ناقابل برداشت ہوں گے بلکہ اس ملک میں قیام کے اخراجات بھی بہت زیادہ ہوں گے لیکن اگر شادی کے معاً بعد مبلغین کو باہر بھیج دیا جائے تو یہ مشکل پیش نہیں آئے گی کرایہ بھی تھوڑا لگے گا۔ اور وہاں قیام کے اخراجات بھی زیادہ نہیں ہوں گے اور جب خرچ کم ہوگا تو دفتر انہیں جلدی جلدی مرکز میں بلا سکے گا۔ پھر بعض مبلغ باہر بیٹھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو کیمیا آتا ہے اور وہ جب چاہتے ہیں سکے تیار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جاتے ہی لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ اتنا روپیہ بھیج دو۔ اتنا خرچ بھیج دو حالانکہ

پہلی بات تو یہی ہے

کہ اگر پاکستانی چندہ دیتے ہیں تو ہالینڈ، انگلستان جرمنی اور امریکہ والے کیوں چندہ نہیں دیتے اب تو مبلغین کو کسی قدر چندہ لینے کی طرف توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ ہم اس وقت تک کوئی بیعت قبول نہیں کریں گے جب تک تم اس کے ساتھ چندہ بھی نہ بھیجو۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے ایک ڈاکٹر کی بیعت بھیجی تو اس کے ساتھ ہی سو روپے چندہ کی وصولی کی اطلاع بھی بھیجی اور لکھا کہ ابھی ان کا کاروبار اچھا نہیں اس لئے آمد کم ہے ابھی انہوں نے صرف اتنا وعدہ کیا ہے کہ میں ہر ماہ چار روپے چندہ دوں گا۔ لیکن جب آمد زیادہ ہو جائے گی تو چندہ کی مقدار بھی بڑھا دوں گا انگلستان میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ مجھے قیام انگلستان کے دوران میں بتایا گیا کہ فلاں شخص جس نے پچھلے سال بیعت کی ہے اڑھائی پونڈ یعنی ساڑھے ستائیس روپے ماہوار چندہ دیتا ہے بہرحال اب

میں نے قانون بنا دیا ہے

کہ اس وقت تک کوئی بیعت قبول نہ کی جائے جب تک کہ اس کے متعلق یہ نہ بتایا جائے کہ یہ چندہ دینے لگ گیا ہے کیونکہ اگر اس نے اسلام کو سچا سمجھ کر قبول کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ اس کے لئے مالی قربانی نہ کرے۔ آخر یہ کونسی معقول بات ہے کہ پاکستانی تو سلسلہ کا بوجھ اٹھائیں اور دوسرے ممالک کے لوگ بوجھ نہ اٹھائیں۔ یہاں غریب غریب آدمی اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ دے رہے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ دوسرے ممالک کے لوگ قربانی نہ کریں اور وہ سلسلہ کا ہاتھ نہ بٹائیں۔

اس وقت

بیرونی جماعتوں میں سے

ایسٹ افریقہ۔ ویسٹ افریقہ اور انڈونیشیا اپنا بوجھ اپنا اٹھا رہے ہیں۔ امریکہ کو ابھی پورا بوجھ اٹھانے کی توفیق نہیں ملی۔ لیکن اگر کوشش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ چند سالوں میں وہ اپنے سب اخراجات برداشت نہ کر سکے میں سمجھتا ہوں کہ اس بارہ میں افریقیائی اور ایشیائی ممالک کے بعد امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ ایشیا کے مشن قریباً سارے کے سارے اپنے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ مثلاً دمشق کی جماعت ہے وہ چندہ کی بہت پابند ہے۔ وہاں کے امیر سید منیر الحصنی صاحب تو اس قدر تندہی اور اخلاص کے ساتھ چندہ کی وصولی کا کام کرتے ہیں کہ گو یا ہم نے انہیں یہاں سے اکاؤنٹنٹ بنا کر بھیجا ہے۔ وہ اپنے خطوط میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ اپنی آمد اور اخراجات کا حساب درج کرتے ہیں کہ اتنی رقم آئی تھی۔ اتنی فلاں جگہ خرچ ہوئی اتنی فلاں جگہ خرچ ہوئی اور اس وقت ہمارے پاس اس قدر روپیہ ہے۔ اسی طرح عدن کی جماعت بھی چندہ کی ادائیگی میں باقاعدہ ہے

ویسٹ اور ایسٹ افریقہ کی جماعتیں

بھی اپنا خرچ خود برداشت کر رہی ہیں۔ انڈونیشیا بھی اپنا بوجھ خود اٹھا رہا ہے۔ سیلون کی جماعت بھی اچھی ہے۔ برما بھی اب منظم ہو رہا ہے۔ بہرحال چندہ کے سلسلہ میں افریقہ اور ایشیا کے ممالک سے اتر کر امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ اگر اسی طرح آہستہ آہستہ سب ممالک نے اپنا بوجھ اٹھا لیا تو امید ہے کہ کام بہت آسانی پیدا ہو جائے گی پس ان کاموں کے لئے دعائیں کرو اور خود بھی سوچو کہ مبلغین کو کس وقت اور کس عمر میں باہر بھیجنا چاہیئے تاکہ جماعت پر زیادہ بوجھ نہ پڑے اور اس کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کرنا سلسلہ کے لئے ضروری ہیں۔

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے نئے انتخابات

جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتوں کے عہدہ داران کے انتخاب کا موجودہ دور ۳۰/۴/۵۶ کو ختم ہو جائے گا۔ نیا سہ سالہ تقرر ۱/۵/۵۶ سے ۳۰/۴/۵۹ تک کے لئے ہوگا۔

(۱) اس لئے جملہ جماعت ہائے احمدیہ نئے دور (۱/۵/۵۶ سے ۳۰/۴/۵۹ تک) کے لئے اپنے نئے عہدیداروں کا انتخاب کر کے منتخب شدہ عہدہ داران کی فہرست منظوری کے لئے جلد از جلد نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ یہ فہرستیں مورخہ ۳۱/۳/۵۶ تک نظارت علیا میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ ضروری پڑتال کے بعد منظوری کا اعلان کیا جا سکے۔

(۲) جن جماعتوں میں مجلس انتخاب کے ذریعہ عہدہ داروں کا انتخاب ہوتا ہے۔ انہیں پہلے مجلس انتخاب کے ممبران کا انتخاب کر کے منظوری لینی چاہیئے۔ اس کے بعد منظور شدہ مجلس انتخاب عہدہ داران کا انتخاب کریں۔

(۳) قواعد و ضوابط اخبار الفضل میں شائع کئے جا رہے ہیں مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

۱۔ کوئی ایسا دوست منتخب نہ کیا جائے جو کہ شعائر اسلام کا پابند نہ ہو یا سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہو یا جماعت میں بدمزگی کا باعث ہو۔

۲۔ سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی نہ لینے والا شخص بھی منتخب نہ کیا جائے۔

۳۔ منتخب شدہ احباب عمر کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کے ممبر ہونے چاہئیں۔

۴۔ کوئی بقایا دار شخص سلسلہ کے کسی عہدہ پر منتخب نہ کیا جائے سوائے منظوری مرکز۔

۵۔ موصی احباب کی صورت میں ان کے وصیت نمبر ساتھ تحریر کئے جائیں۔

۶۔ عہدہ کی مناسبت کے لحاظ سے عہدہ دار کا انتخاب کیا جائے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

درخواست دعا:۔ میرے والد عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ کھانسی اور گلے کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

نتھے خاں مدرس جلیانہ ڈاکخانہ چونگ معرفت بھیرہ ضلع لاہور

اعلان دار القضاء

مکرم لیفٹیننٹ کرنل ملک محمد حسین صاحب ساکن چک ۱۲۲ ج ب R ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاول نگر نے درخواست دی ہے کہ میں نے دسمبر ۱۹۴۶ء میں میاں مسعود احمد خانصاحب آف قادیان حال مٹھا ٹوانہ ضلع سرگودھا سے ایک کنال اراضی خرید کی تھی۔ میاں صاحب موصوف مجھے ایک تصدیقی رسید دیں تا کہ میں کلیم کر سکوں۔ اس کا جواب باوجود کوشش کے میاں مسعود احمد خانصاحب سے باقاعدہ حاصل نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ میاں صاحب موصوف بتاریخ ۱۳-۳-۵۶ بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں تشریف لا کر اس کا جواب دیں۔ ورنہ اس کی وجہ سے جس قدر ملک صاحب کو نقصان پہنچے گا اس کی کاملاً ذمہ داری میاں صاحب موصوف پر ہو گی۔

ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

ایرانی سکاؤٹ ایران روانہ ہو گئے

کوئٹہ ۲۸ فروری۔ ایرانی سکاؤٹوں کی جو جماعت پاکستان کے دورہ پر آئی ہوئی تھی کل کوئٹہ زاہدان پسنجر ٹرین میں سوار ہو کر ایران روانہ ہو گئی۔ اپنے قیام کوئٹہ کے دوران وہ مناظر بینی میں مصروف رہے۔ ایرانی سکاؤٹ سردار بہادر ریلوے سینی ٹوریم بھی دیکھنے گئے۔ گذشتہ روز کوئٹہ میں ایران کے قونصل جنرل آقا اسیاب نے انکے اعزاز میں ایک دعوت دی۔

آزادی کشمیر کیلئے متحدہ مساعی کا عزم

لائلپور ۲۸ فروری۔ لائلپور کی مختلف سیاسی جماعتوں کے قائدین کے مشترکہ اجلاس میں آزادی کشمیر کے لئے متحدہ مساعی کا فیصلہ کیا گیا۔ عوامی مسلم لیگ۔ عوامی لیگ اسلام لیگ اور استقلال پارٹی کے رہنماؤں نے اپنی جماعتی تنظیم سے وابستہ رہ کر اس مقصد کے لئے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ مسلم لیگ آزاد پاکستان پارٹی اور جماعت اسلامی کا تعاون بھی اس تحریک کے سلسلہ میں حاصل ہو جائے گا۔ مؤخر الذکر تین جماعتوں کے نمائندے اپنی مصروفیات کے باعث آج اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔

تربیت درون صنعت

ملتان ۲۸ فروری۔ مقامی ٹیکسٹائل ملز کے ۵۰ سپر وائزروں نے تربیت درون صنعت کا کورس مکمل کر لیا ہے۔ یہ تربیت پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے دو نمائندے میجر صلاح الدین گوہر اور مسٹر ارشاد احمد دے رہے ہیں۔ تربیت درون صنعت ملتان میں کامیابی سے جاری ہے۔ اور اب اسے خانیوال تک وسعت دی جا رہی ہے تاکہ صنعت پارچہ بافی سے بہتر نتائج حاصل کئے جا سکیں۔

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

الجزائر کے قوم پرستوں سے جنگ بند کرنے کی اپیل

وزیر اعظم فرانس کی طرف سے الجزائر میں انتخابات منعقد کرانے کا وعدہ

پیرس ۲۹ فروری۔ وزیر اعظم فرانس موسیو گائی موے نے کل ایک نشری تقریر میں الجزائر کے قوم پرستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ مسٹر موے نے وعدہ کیا کہ اگر قوم پرستوں نے جنگ بند کر دی۔ تو تین مہینے کے اندر اندر الجزائر میں آزادانہ انتخابات منعقد کرائے جائیں گے۔

بی بی سی کی اطلاع کے مطابق مسٹر موے نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر قوم پرستوں نے لڑائی جاری رکھی تو پھر وہ فرانس کی ساری فوجی طاقت ان کے مقابلے میں جھونک دینگے۔ مسٹر موے نے کہا کہ فرانس الجزائر کی حیثیت تسلیم اور وہاں کے باشندوں کے جذبات کا احترام کرتا ہے۔ وہ مسلمانوں اور یورپی آبادکاروں کے ساتھ یکساں سلوک کا خواہشمند ہے۔ لیکن جب تک وہاں مکمل سکون نہ ہو جائے۔ اس ضمن میں تمام اقدامات غیر مفید اور بے نتیجہ ثابت ہوں گے۔

وزیر اعظم فرانس نے مزید کہا کہ فرانس الجزائر کے مستقبل کے فیصلے کے لئے وہاں عام انتخابات کرانے کے لئے تیار ہے۔ ان انتخابات میں جو نمائندے کامیاب ہوں گے۔ وہ حکومت فرانس سے بات چیت کے بعد کوئی فیصلہ کرینگے لیکن توپوں کی گھن گرج اور گولیوں کی بوچھاڑ کے دوران ایسا کرنا ممکن نہیں۔

مسٹر موے نے الجزائر میں معاشرتی اور اور انتظامی اصلاحات پر فوری عملدرآمد کا وعدہ بھی کیا۔ کل وہ اس سلسلہ میں قومی اسمبلی سے درخواست کریں گے۔

روس اور افغانستان کے تعلقات

لندن ۲۹ فروری۔ وزیر اعظم روس مارشل بلگانن نے کہا ہے کہ روس اور افغانستان کے تعلقات مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ آپ نے وزیر اعظم افغانستان سردار داؤد خاں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان حالیہ معاہدے سے دونوں ملکوں کے حالیہ تعلقات کو مزید تقویت پہنچی ہے۔ روس کے ایک سرکاری اخبار ازوسٹیا نے روس اور افغانستان کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے تعلقات ایک ساتھ زندہ رہنے کے پر امن اصول کی منہ بولتی تصویر ہیں۔" پراودا نے لکھا ہے۔ کہ روس نے افغانستان کو دس کروڑ ڈالر کا جو قرضہ دیا ہے۔ وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس رقم سے افغانستان اپنی صنعتی ضرورت کے مشین وغیرہ خرید کرے گا۔

یونیسکو کی ایشیائی کونسل کا اجلاس

ٹوکیو ۲۹ فروری۔ کل دوست یہاں اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے یونیسکو کی علاقائی کونسل برائے ایشیا کا اجلاس شروع ہوا اجلاس میں روس کی یہ تجویز مسترد کر دی گئی کہ قوم پرست چین کو اجلاس میں شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔

مسافر گاڑیوں کے تصادم میں ۱۴ ہلاک

بوسٹن (امریکہ) ۲۰ فروری کل صبح یہاں دو مسافر گاڑیوں کے تصادم میں ۱۴ اشخاص ہلاک اور ۲۰ مجروح ہو گئے ہیں۔

کلکتہ میں ۱۳ سو گرفتار

کلکتہ ۲۹ فروری۔ مغربی بنگال اور بہار کے انضمام کی تجویز کے خلاف "سول نافرمانی" کی تحریک کے سلسلہ میں کل یہاں ۵۰ اشخاص کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ کل تحریک کا چوتھا دن تھا۔ کل تک پولیس کلکتہ میں ۱۳ سو افراد کو شرانگیزی کے شبہ میں گرفتار کر چکی ہے۔

کراچی کارپوریشن کی طرف سے ماؤنٹ بیٹن کا دورہ منسوخ کرنے کا مطالبہ

کراچی ۲۹ فروری۔ کل کراچی کارپوریشن کا اجلاس ماؤنٹ بیٹن کے مجوزہ دورہ پاکستان کے خلاف اظہار ناراضگی کے طور پر پانچ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اجلاس نے متفقہ طور پر ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ ان کا دورہ منسوخ کر دیا جائے۔ قرارداد میں عوام سے بھی مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اپنے جذبات نفرت کے اظہار کے لئے پر امن مظاہرے کریں۔ کیونکہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن پر تقسیم ملک کے وقت مسلمانوں کے قتل عام کے علاوہ نہری پانی اور کشمیر کے تنازعات پیدا کرنے کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔

کینیڈا کے سفیر لندن میں

[illegible] پاکستان میں کینیڈا کے ہائی کمشنر مسٹر [illegible] آپ کے ہمراہ آپ [illegible] بھی تھیں۔

پشاور ٹیسٹ میں ایم سی سی کی سات وکٹوں پر شکست

ادریس بیگ کے ساتھ بدسلوکی کا معاملہ رفع دفع کر دیا گیا

پشاور ۲۹ فروری۔ کل یہاں پاکستان نے ایم سی سی کو سات وکٹوں پر شکست دے کر غیر سرکاری ٹیسٹ میچوں کا سلسلہ جیت لیا۔ پرسوں رات بارش کے باعث پچ گیلی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے کل کا کھیل لنچ کے ڈیڑھ گھنٹے بعد شروع ہوا۔ میچ جیتنے کے لئے صرف تین رنز کی ضرورت تھی کہ امتیاز احمد آؤٹ ہو گئے لیکن اس کے بعد وقار نے ایک شاندار چوکا لگا کر ایم سی سی کی شکست پر مہر لگا دی۔

ادریس بیگ

کل کے ناگوار واقعے کا اثر کرکٹ کھیل پر خواہ کچھ پڑا ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس نے امپائر ادریس بیگ کو "راتوں رات" ہیرو بنا دیا۔ کل صبح ہوتے ہی ان کی مزاج پرسی کرنے والوں اور خیر سگالی پیغامات کا تانتا بندھ گیا۔ چنانچہ وہ ان سے بچنے کے لئے بعض دوسرے پاکستانی کھلاڑیوں کے ساتھ موٹر میں وارسک پراجیکٹ دیکھنے چلے گئے۔

جہاں تک کل کے ہنگامے کا تعلق ہے اب وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ قصہ ختم ہو چکا ہے اور تمام متعلقہ افراد نے اسے انتہائی دانشمندی کے ساتھ رفع دفع کر دیا ہے۔

لیاقت آباد میں کپڑے کا کارخانہ

لاہور ۲۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ لیاقت آباد ضلع میانوالی میں سوتی کپڑے کا کارخانہ دو ہفتے کے اندر کپڑا تیار کرنا شروع کر دے گا۔ یہ کارخانہ پہلے سے سوت تیار کر رہا ہے۔

ڈاکٹروں اور نرسوں کی کمی پوری کرنے کے لئے تین ادارے

کراچی ۲۹ فروری۔ ملک میں سند یافتہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی کمی پوری کرنے کے لئے تین طبی ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے دو کراچی میں ہوں گے ایک میں بنیادی طبی سائنس کے اساتذہ کی پوسٹ گریجویٹ تعلیم کا انتظام ہوگا اور دوسرے میں نرسوں کو پوسٹ گریجویٹ تربیت دی جائے گی۔ تیسرا ادارہ پشاور میں میڈیکل کالج کی صورت (۴)

(۴) میں قائم کیا جائے گا۔ اس منصوبے کی تکمیل پانچ سال میں ہوگی اور اس کے اخراجات مرکزی و صوبائی حکومتیں مشترکہ طور پر برداشت کریں گی۔ بیرونی زرمبادلہ کا ایک حصہ امریکہ کا بین الاقوامی تعاون کا ادارہ ادا کرے گا۔ مجموعی طور پر حکومت پاکستان اس سکیم کے لئے ۴۲ لاکھ روپیہ اور امریکہ تین لاکھ ڈالر منظور کر چکا ہے۔ ماہرین صحت کا خیال ہے کہ یہ منصوبہ قومی صحت کی بحالی اور طبی اغراض کے لئے بہت مفید ہوگا۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب کی نظر کمزور ہو گئی تھی۔ اب ان کی آنکھ کا اپریشن کرایا گیا ہے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت ان کی آنکھوں میں بینائی پیدا فرمائے اور صحت کاملہ کے ساتھ عمر دراز کرے آمین

غلام نبی کلرک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ

اعانت الفضل

چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار چک ۵۵ تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری نے اپنی لڑکی مسماۃ امۃ القیوم صاحبہ کی شادی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل میں دئیے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ